

یہ چیز بھی اسی برائی میں شامل ہوگی کہ ان تقریبات میں داخلے کیلئے مہنگی فیس رکھ دی جائے، جس کی وجہ سے غریب طلبہ اور ان کے اہل خانہ پریشان ہوتے ہیں کہ ان کے پاس ٹکٹ خریدنے کی استطاعت نہیں ہوتی۔

1. طالبات کی تقریبات ہوٹلوں یا ایسی جگہوں میں منعقد کرنا جہاں پر طالبات کا مردوں کی نگاہوں سے بچنا مشکل ہو، مثلاً: مرد براہ راست طالبات کو دیکھ سکتے ہوں یا کمروں جیسے برقی آلات کے ذریعے انہیں رسائی حاصل ہو۔

اس لیے طالبات کی تقریبات ایسی جگہوں میں منعقد کرنا لازمی ہو جاتا ہے جہاں پر مردوں کی طالبات تک رسائی نہ ہو۔

1. تقریب میں میوزیکل گروپ کو شرکت کی دعوت دینا، یا گریجویٹیشن واک کے دوران موسیقی چلانا، یا ایسی نظمیں چلانا جن میں موسیقی جیسے ساؤنڈ ایفیکٹ استعمال کیے گئے ہیں، تو یہ واضح طور پر گناہ ہے؛ کیونکہ آلات موسیقی کی حرمت اور انہیں استعمال کرنے پر شرعی دلائل موجود ہیں، اس کی تفصیل کیلئے آپ سوال نمبر: (5000) کا جواب ملاحظہ کریں۔
2. گلوکاروں یا گلوکاروں کو مدعو کر کے ان تقریبات کو اپنے تئیں زندہ دل بنانے کی کوشش کرنا، اس کیلئے پیسہ لگانا بھی برا عمل ہے، حالانکہ یہ لوگ تقریبات کو زندہ دل نہیں بلکہ مردہ دل بناتے ہیں؛ کیونکہ ان کی زبانوں سے فحاشی اور بے حیائی کے کلمات نکلتے ہیں۔

3. فاضل طلبہ اور طالبات کا گریجویٹیشن کی تقریب میں مخصوص کلیسیائی لباس اور ٹوپی زیب تن کرنا کافروں کی مشابہت ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو جس قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے) اس حدیث کو ابوداؤد: (3512) نے روایت کیا ہے اور ابانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

4. طالبات کی تقریبات کو ویڈیو یا فوٹو گرافی کے ذریعے محفوظ کرنا، اس طرح سے مردوں کا طالبات کو دیکھنے کا امکان مزید بڑھ جاتا ہے، چاہے فوری نہ سہی لیکن مدت بعد بھی اس کا امکان رہتا ہے۔

5. طالبات کا ایسا لباس پہن کر ان تقریبات میں شریک ہونا کہ مسلمان خواتین کے سامنے بھی ایسا لباس پہننا مناسب نہ ہو۔

بعد ازاں:

گریجویٹیشن کی تقریبات میں عام طور پر مذکورہ بالا برائیاں پائی جاتی ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے، اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اسے روکنا اور ٹوٹنا چاہیے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ مسلم نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی حفاظت فرمائے، انہیں قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔
واللہ اعلم